D.R.
J.F.T.
9/26/...

پروگرام نمبر 38

مسیح یسوعؑ نے اپنی خدمت کے آخری دنوں میں بھی
اپنے اُس الہٰی مقصد کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جو بنی نوع انسان کو زوال سے
نکال کر عروج کی سرفرازی سے ہمکنار کر سکتا تھا۔ امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا، بیمار ہو
یا صحت مند۔ اُس نے ہر کسی کو بلا لحاظ و بلا امتیاز نجات کے پیغام کی خوشخبری سُنا کر عروج تک
پہنچانے کی کوشش کی۔ عیدِ فسح سے چھ دن پہلے جمعہ کی رات کو وہ بیت عنیاہ پہنچ گیا۔
عید فسح پر یروشلیم جانے والے زائرین کے ہجوم کیلئے وہ ضرور دلچسپی کا مرکز بنا ہوگا۔ جب زائرین یا تو
شہر میں اپنے دوستوں کے ساتھ قیام کرنے کیلئے چلے گئے یا کوہ زیتون یا وادیٔ قدرون میں خیمہ زن ہونے کیلئے چلے گئے
تو یسوعؑ نے اپنے لئے پوری طرح جانا پہچانا بیت عنیاہ کا گھر ڈھونڈا۔ اُس گھر میں ہمیشہ اُسے خوش آمدید کہا جاتا
تھا۔ لیکن اِس بار پہلے سے کہیں زیادہ خوشی کے ساتھ اُسکا استقبال ہوا ہوگا۔ سبت کا دن آرام سے گزر گیا ہوگا
لیکن اُسی رات یسوعؑ کے اِعزاز میں شمعون کوڑھی کے گھر ایک ضیافت دی گئی۔ یہاں مریم، مرتھا اور لعزر سب موجود
تھے اور ایک کونئی زندگی ملنے پر رفاقت کی تجدید پر اور اُسکی حضوری میں حاضر ہونے پر جسکا وہ دیا ادا نہیں کر سکتے
تھے وہ سب خوشی سے پھُولے نہ سماتے تھے۔ وہاں ایک ایسی ہستی بھی تھی جسکی شکرگزاری کسی بھی عام
انداز سے ظاہر نہیں کی جا سکتی۔ وہ یسوعؑ کے چہرے پر ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ اور اُس کے پُر فضل الفاظ
سُنتے سُنتے جب وہ اور برداشت نہ کر سکی تو اُٹھی اور ایک ظرف جس میں قیمتی عطر تھا اُٹھا لائی۔ جب یسوعؑ میز کے سہارے
اپنے پاؤں پھیلائے بیٹھا تھا تو اُس نے پہلے وہ عطر اُس کے سر پر ڈالا اور پھر اُس عطر سے اُس کے پاؤں ملتی رہی۔
اُس وقت بھی آج کی طرح گھٹیا ذہنیتوں کے لوگ تھے جنہوں نے نکتہ چینی کی کہ یہ "اسراف" ہے لیکن یسوعؑ کیلئے
وہ محبت جس نے یہ سب کچھ کروایا انمول تھی" اسے چھوڑ دو ... جو کچھ وہ کر سکی اُس نے کیا اُس نے دفن کیلئے
میرے بدن پر پہلے ہی سے عطر ملا۔ بائبل مقدس میں مرقس ۱۴ باب اُسکی 3 سے 9 آیت تک لکھا ہے۔" جب وہ (یعنی
مسیح یسوعؑ) بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا تھا تو ایک عورت جٹاماسی کا بیش قیمت خالص
عطر سنگ مرمر کے عطر دان میں لائی اور عطر دان توڑ کر عطر اُسکے سر پر ڈالا۔ مگر بعض اپنے دل میں خفا ہو کر کہنے لگے
یہ عطر کس لئے ضائع کیا گیا؟ کیونکہ یہ عطر تین سو دینار سے زیادہ کو بک کر غریبوں کو دیا جا سکتا تھا اور وہ اُسے
ملامت کرنے لگے۔ یسوعؑ نے کہا اُسے چھوڑ دو۔ اُسے کیوں دق کرتے ہو؟ اُس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے کیونکہ
غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔ جب چاہو اُن کے ساتھ نیکی کر سکتے ہو۔ لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ
نہ رہوں گا۔ جو کچھ وہ کر سکی اُس نے کیا۔ اُس نے دفن کیلئے میرے بدن پر پہلے ہی سے عطر ملا۔
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دُنیا میں جہاں کہیں انجیل کی منادی کی جائیگی۔ یہ بھی جو اِس نے کیا اِسکی یادگاری
میں کہا جائیگا۔"

اِس فسح کے ہفتے کے دوران فلسطین اور مملکت کے تمام علاقوں سے آئے ہوئے بے شمار اجنبی لوگوں سے
یروشلیم بھرا پڑا تھا۔ اُن میں سے بہت سے یسوعؔ کا کلام سُن چکے تھے اور اِن سے بھی زیادہ وہ تھے جنہوں
نے کم از کم اُسکا ذکر سُن رکھا تھا۔ پیریہ میں خدمت کے اثر اور لعزر کے زندہ کرنے سے جہاں ایک طرف اُسکی
ہر دلعزیزی میں پھر سے اضافہ ہوا تھا وہاں دوسری طرف نفرت کی آگ بھی بھڑک اُٹھی تھی۔ اختتام عین قریب تھا
اِس لئے یسوعؔ اب اُس ناگزیر تصادم سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہا بلکہ وہ اپنا مسیح ہونا اعلانیہ طور پر ظاہر
کرنے کو تیار ہے۔ لیکن اپنے عہد حکومت کی نوعیت کی آگاہی کیلئے گھوڑے کی بجائے جو جنگ کا نشان تھا اُس نے
گدھی کا بچہ چُنا جو امن کی علامت تھا۔ جب وہ کوہِ زیتون کی چوٹی پر پہنچا تو شہر کی طرف سے ایک بڑا ہجوم آگے آکر
اُس بڑے ہجوم میں آملا جو اُس کے ساتھ بیت عنیاہ سے آرہا تھا اور ہوشعنا ہوشعنا! پکارتے ہوئے، فتح کے
مظاہرے کرتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے وہ اُسے یروشلیم میں لائے۔ تمام شہر میں متضاد جذبات سے ہلچل مچ گئی۔
یہ خالصتاً زائرین کا مظاہرہ تھا۔ یروشلیم جس پر وہ رُویا تھا جب وہ اُسے کوہِ زیتون کی چوٹی پر سے نظر آیا تھا یا تو
سرد مہری کی وجہ سے لاپرواہ رہا یا اُس پر کھلم کھلا نکتہ چینی کرتا رہا۔
ہم یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر یروشلیم خداوند پر ایمان لے آتا تو اُسکا نتیجہ کیا ہوتا؟ ہم اِسکا جواب
نہیں دے سکتے۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ اُسکا یسوعؔ کو رد کرنا حتمی تھا۔ بلاشبہ جوشیلے شاگرد مایوس ہو
گئے تھے کیونکہ یسوعؔ اپنا مسیحانہ مظاہرہ کرنے میں اُن کی اُمیدوں پر پورا نہ اُترا تھا۔ وہ صرف ہیکل کی
ہر بات کا جائزہ لے کر شام کو بیت عنیاہ لوٹ گیا۔ دوسری صبح شہر جاتے ہوئے یسوعؔ نے ایک ایسا معجزہ
کیا جو معجزہ بھی تھا اور تمثیل بھی ... انجیر کا یہ پھل درخت غیر معمولی طور پر پتوں سے لدا ہونے کے سبب سے
اپنے آپکو نہایت ہی پھلدار ظاہر کرتا تھا۔ وہ یسوعؔ کے ایک ہی لفظ سے سُوکھ گیا۔ بائیبل مقدس میں متی
۲۱ باب اُسکی 18 سے ۲۲ آیت تک لکھا ہے"۔ اور جب صبح کو پھر شہر کو جا رہا تھا اُسے بھوک لگی اور راہ کے کنارے
انجیر کا ایک درخت دیکھکر اُسکے پاس گیا اور پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پاکر اُس سے کہا کہ آئندہ تجھ میں کبھی
پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اُسی دم سُوکھ گیا۔ شاگردوں نے یہ دیکھکر تعجب کیا اور کہا یہ انجیر کا درخت کیونکر
ایکدم سُوکھ گیا۔ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو
تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اِس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اُکھڑ جا اور سمندر
میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائیگا اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تمکو ملے گا"۔
جھوٹا شہر اور قوم یا جھوٹی زندگی جس کا انجام تباہی ہے۔ اُن کیلئے یہ ایک بالکل صحیح مثال تھی۔
آگے چل کر یسوعؔ ہیکل میں داخل ہو گیا۔ اتوار کو لئے گئے جائزے کے مطابق اُس نے ہیکل کو دوبارہ
اِس طرح پاک صاف کیا جس طرح اُس نے اپنی پہلی عیدِ فسح کے موقعے پر کیا تھا۔

یوحنا نے خداداد مابلیت کی مالک یونانی قوم کے کچھ نمائندوں کے متعلق جنہیں فلپس اور
اندریاس یسوع کے پاس لائے تھے ایک دلچسپ واقعہ قلمبند کیا ہے۔ بائبل مقدس میں یوحنا
12 باب اسکی 23 سے 32 آیت تک لکھا ہے۔ "یسوع نے جواب میں ان سے کہا وہ وقت آگیا کہ ابن آدم
جلال پائے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے
لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اسے کھو دیتا ہے اور جو دنیا
میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اسے ہمیشہ کی زندگی کیلئے محفوظ رکھیگا۔ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے
تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ (یعنی خدا)
اسکی عزت کرے گا۔ اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے باپ! مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن
میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں۔ اے باپ! اپنے نام کو جلال دے۔ پس آسمان سے آواز
آئی کہ میں نے اسکو جلال دیا ہے اور پھر بھی دوں گا۔ جو لوگ کھڑے سن رہے تھے انہوں نے کہا کہ بادل
گرجا۔ اوروں نے کہا کہ فرشتہ اس سے ہمکلام ہوا۔ یسوع نے جواب میں کہا کہ یہ آواز میرے لئے
نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے۔ اب دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب دنیا کا سردار نکال دیا جائے
گا اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔"
یسوع نے دوراندیشی سے دیکھ لیا تھا کہ اس کے اپنے صلیب پر چڑھائے جانے سے بنی نوع انسان
کی تمام نسلیں اس کے پاس کھنچی چلی آئیں گی۔ اس قربانی کا سوچ کر یسوع کی روح لرز اٹھی
لیکن "جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے"۔ یوں یسوع آخر
تک ہر موقعہ پر اپنی بادشاہی کی نوعیت ظاہر کرتا رہا۔ اگر وہ چاہتا تو ایک ہی دن میں
سیاسی انقلاب برپا کر کے ایک دنیاوی سلطنت قائم کر لیتا مگر یہ مسئلہ تو کبھی کا حل ہو
چکا تھا انسان کا اور اسکا اپنا، دونوں تاج یعنی صلیب کے ہی راستے مل سکتے تھے۔
S. NO 89 DUR 0.13, 4.02 صلیب راہ ہے عجیب بخشش + گیت

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں قیمتی عطر سے یسوع کے پاؤں دھونے کا
حال ، انجیر کے درخت کی مانند سوکھی ہوئی جھوٹی زندگی اور خدا کے گھر کو
دوسری مرتبہ تجارت پیشہ لوگوں سے پاک کرنے کے بارے میں سُنا
ہمارا اگلا پروگرام ریاکار فریسیوں اور فقیہوں کی مکاری اور یہوداہ اسکریوتی
کی اپنے آقا سے غداری سے متعلق ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود
یہ پروگرام سنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ
شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال
پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلیے
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلیے اگر آپ ہمارے
نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا
چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 88 طلب کریں ۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام
کے آخر میں کریں گے ۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً
چھ ہفتے میں مل جائیگا ۔
اب اجازت دیجیے
خدا حافظ